اخبار

پروفیسر بکنگھم کی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی میں آمد

۳۱ جنوری ۱۹۷۰ء کو اسکول آف اورنٹیل اینڈ افریکن اسٹڈیز لندن یونیورسٹی کے پروفیسر ایس۔ ایف بکنگھم، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد تشریف لائے۔ آپ مذکورہ بالا ادارہ میں عربی و تاریخ اسلام کے پروفیسر اور پروفیسر ایچ۔ اے۔ آر۔ گب H. A. R. GIBB کے ہردلعزیز شاگرد و شریک کار رہے ہیں۔ اور اس بڑھاپے میں اب بھی ان کے دستِ راست ہیں۔ چونکہ پروفیسر موصوف نے مشہور جغرافیہ دان ابن حوقل اور مشہور مسلمان سیّاح ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم ابن بطوطہ کے سفرنامہ کا غائر مطالعہ کیا ہے، اس لئے ان سے استدعا کی گئی تھی کہ اپنے انتخاب کردہ موضوع "ابن بطوطہ جنوبی ایشیا میں" پر اپنی تحقیقات سے سامعین ادارہ کو نوازیں۔ تقریر سے پہلے جناب ڈاکٹر محمدؐ صغیر حسن معصومی صاحب نے مختصر الفاظ میں پروفیسر بکنگھم کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا: "پروفیسر بکنگھم کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ برٹش میوزیم (متحف بریطانی) اور منچسٹر یونیورسٹی کی وابستگی کے ساتھ مشہور مستشرق پروفیسر گب کے بعض تحقیقی کاموں میں شریکِ کار ہونے کی حیثیت سے بھی آپ کی شہرت ہے۔ ابن بطوطہ کے رحلہ عجائب الاسفار (سفرنامہ ابن بطوطہ) کے انگریزی ترجمہ اور تعلیقات میں آپ کی اعانت رہی ہے، اس کے علاوہ حدود العالم کی اشاعت میں بھی آپ کی اعانت کو دخل ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس مشہور عالم سفرنامہ کی بعض مشکلات کے حل میں پروفیسر موصوف کی تقریر سے بڑی مدد ملے گی۔"

مقررہ پروگرام کے مطابق پروفیسر بکنگھم نے پہلے تو سفرنامہ ابن بطوطہ کے سلسلے میں اپنی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ابن بطوطہ کے سفرنامے پر ان سے پہلے بہت کام ہو چکا ہے۔ لیکن چونکہ وہ یا تو ابن بطوطہ کے سفرنامے کے چیدہ چیدہ حصے تھے یا پھر خلاصے اور ترجمے جو زیادہ تر تجارتی نقطۂ نگاہ سے چھاپے گئے تھے۔ اس وجہ سے ان کے استاد پروفیسر گب کو خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ پوری تحقیق کے بعد مسلمانوں کے اس عظیم سیّاح کے کارناموں سے، جو ابھی مکمل طور پر لوگوں کے سامنے یکجا نہیں آئے

ہیں، پردہ اٹھایا جائے، اور دلچسپی رکھنے والوں کی دیرینہ خواہش پوری کر دی جائے۔ یہ خیال آتے ہی انہیں نہ صرف سفرناموں کو اکٹھا کرنے کا شوق پیدا ہوا بلکہ انھوں نے عزم صمیم کر لیا کہ تحقیق کے ساتھ ساتھ ان کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا جائے۔ چنانچہ پروفیسر گب نے اس عظیم کام کی ذمہ داری اپنے ناتواں (عمر کے لحاظ سے) کندھوں پر لے لی، لیکن ابھی دو جلدیں بھی مکمل نہ ہونے پائی تھیں کہ ان کی توانائی نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور انجام کار پروفیسر گب کو یہ کام پروفیسر بکنگھم کے سپرد کرنا پڑا۔

پروفیسر بکنگھم نے پوری ذمہ داری سے کام شروع کیا اور تیسری جلد مکمل کر لی۔ اس وقت انھوں نے چوتھی یعنی آخری جلد کا مسوّدہ مکمل کر لیا ہے۔ چونکہ یہ حصہ ابن بطوطہ کے ہند و پاکستان کے سفر سے متعلق ہے لہذا مذکورہ مقامات کے تعین اور ان کے جدید نام معلوم کرنے کی غرض سے پروفیسر موصوف نے ہند و پاکستان کا طویل سفر اختیار کیا۔ اس جلد کی تکمیل کے بعد مسٹر بکنگھم کا خیال ہے کہ ایک اور جلد (یعنی پانچویں جلد) بھی شائع کی جائے۔ سفرنامے کا یہ آخری حصہ زیادہ تر مقامات کی صحیح تعیین اور اغلاط کی تصحیح کے متعلق ہوگا۔ بالفاظ دیگر یہ ایک قسم کا ضمیمہ ہوگا جس میں مشکوک مقامات کی جغرافیائی تشریح کی جائے گی اور نقشوں کی مدد سے ان کی وضاحت کی جائے گی۔

اس کے بعد پروفیسر صاحب نے اپنے لیکچر میں ابن بطوطہ کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈالی اور بعض ان مقامات کا ذکر کیا جن کا سفر ابن بطوطہ نے کیا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتاتے رہے کہ ان مقامات کے موجودہ نام کیا ہیں اور وہاں کس کی حکمرانی تھی۔

موصوف اپنے ساتھ ابن بطوطہ کے سفرنامے کا وہ حصہ بھی لائے تھے جو ہند و پاکستان سے متعلق ہے، اور لیکچر کے اختتام پر یہ مسوّدہ ادارہ کے ارکان کو دکھایا گیا۔ اس کے بعد ادارہ کے اراکین نے ان نکات کے بارے میں دریافت کیا جو تشریح طلب تھے۔ نیز ہند و پاکستان کے ان مقامات کی نشان دہی بھی کی جو امتداد زمانہ کے ساتھ نئے ناموں سے موسوم ہیں یا آج ان کے صرف کھنڈرات باقی ہیں۔ یہ علمی مذاکرہ تقریباً ایک گھنٹہ سے زیادہ جاری رہنے کے بعد چائے کی ایک سادہ سی تقریب کے ساتھ ختم ہوا۔

(محمد نذیر کاکا خیل)